محرّماتِ شرعیہ اور جدید سائنس

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

بسم اللہ الرحیم الرحیم

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَق (حم سجدہ: ۵۳)

’’عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاقِ عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی، یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے‘‘۔

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم سب کا یہ ایمان ہے کہ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہدایت ہے جس کے بعد آسمانی وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا، اب قیامت تک نسلِ انسانی کی ہدایت اور دنیا وآخرت کی فلاح اسی کتاب کو ماننے اور اس پر عمل کرنے پر موقوف ہے۔ قرآنِ کریم اصلاً کتابِ ہدایت ہے اور اس کا موضوع ’’فوز سعادۃ الدارین‘‘ یعنی دنیا وآخرت کی کامیابی کا حصول ہے۔ تاہم قرآن کریم ماوراء الطبیعیات حقائق بیان کرتے ہوئے انسانوں کو سائنسی حقائق ومشاہدات کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے تاکہ وہ قرآنی تعلیمات پر علی وجہ البصیرۃ ایمان لاسکیں۔ موجودہ سائنس جوں جوں ترقی کرتی جارہی ہے قرآنِ کریم کے بیان کردہ حقائق مزید پختہ اور راسخ ہو کر انسانیت کے سامنے آرہے ہیں۔

قرآنِ کریم نے جن اعمال وافعال کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کی صدہا حکمتوں اور مصلحتوں کو سائنس نے بیان کردیا ہے اور جن اشیاء کو محرمات ومکروہات قرار دے کر ان سے بچنے کی تلقین کی ہے ان کی بے شمار مضرتوں اور نقصانات کو جدید سائنس سامنے لے آئی ہے۔ قرآنِ کریم کے بیان کردہ بعض احکامات کے منافع اور محرمات کے نقصانات کی چند مثالیں اہلِ اسلام کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گی۔

وضو اور جدید سائنس: قرآنِ کریم کی سورہ مائدہ میں جسمانی طہارت (وضو) کا طریقہ اور حکم بیان کیا گیا ہے۔ جدید طبی تحقیق کے مطابق وضو کے تین اہم فوائد ہیں، جن کا ہماری صحت سے بہت گہرا تعلق ہے:

(الف)......خون کی شریانوں پر وضو کے اثرات:

خون کی شریانوں کے عمل کا تعلق ہماری زندگی سے ہے، ان شریانوں کے سخت، غیر لچکدار اور سکڑنے سے انسان بلڈ پریشر اور فالج سمیت بہت ہی پیچیدہ بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ خون کی نالیوں کے سکڑنے کا یہ عمل اچانک نہیں ہوتا بلکہ ایک لمبے عرصہ پر محیط ہے۔ یہ عمل کم رفتار سے شروع ہو کر وقت کے ساتھ ساتھ تیزی سے بڑھتا ہے۔ خون کی ان نالیوں کو

متبادل طریقے سے پھیلنے اور سکڑنے سے بچانے کے لئے ورزش کی ضرورت ہے۔ یہ ورزش پانی مہیا کرتا ہے پانی جو درجہ حرارت کا اتار چڑھاؤ پیدا کرتا ہے، گرم پانی خون کی ان نالیوں کو جو دل سے فاصلہ پر ہوتی ہیں کھول کر لچک اور طاقت مہیا کرتا ہے۔ اس طرح سرد پانی انہیں سکڑنے کے عمل سے گزارتا ہے، اس طرح ورزش کا یہ عمل ان غذائی چیزوں کو جو نسوں میں خون کی سست گردش کی وجہ سے جم جاتی ہیں، دوبارہ خون کی گردش میں شامل کر دیتا ہے۔ وضو کی برکات سب سے زیادہ اس شخص کی صحت پر نظر آتی ہے جو بچپن سے اس کا عادی رہا ہو۔

(ب)...... خون سے گردش کرتے ہوئے سرخ خلیوں کے ساتھ سفید خلیے بھی ہوتے ہیں، سفید خلیوں کو گردش میں رکھنے والا نظام سرخ خلیوں کے نظام سے دس گنا تیز رفتار ہے، اس کا کام مدافعت ہے۔ جدید طب نے تسلیم کیا ہے کہ حدت اور ٹھنڈک اس نظام پر اثر انداز ہوتی ہے، جسم کے حفاظتی نظام کی گردش کا سلسلہ وضو سے متحرک ہوتا ہے اور بیماریوں کے خلاف ایک ڈھال کا کام کرتا ہے۔

(ج)...... جسم میں سکونی برق کا ایک توازن قائم ہے۔ عمر کے ساتھ اس میں تغیر ہوتا ہے جس سے چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ جو لوگ ساری زندگی وضو کرنے کے عادی رہے ہوں ان میں عدم توازن کی رفتار بہت سست ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے ان کے چہرے لمبی عمر تک صحت مند، خوبصورت اور چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

حرمتِ شراب اور جدید سائنس: قرآنِ کریم نے خمر (شراب) کو حرام و نجس قرار دیا ہے، موجودہ مغربی اقوام اسے عام مشروبات کی طرح استعمال کرتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جدید طب نے انسانی صحت پر شراب کے زہریلے اثرات کو بالکل واضح کر دیا ہے۔

(الف)...... شراب کے مضر ترین اثرات نظام ہضم، دورانِ خون اور اعصابی نظام پر پڑتے ہیں۔ میڈیکل سائنس کے مطابق شراب کے نقصانات کا آغاز منہ سے ہوتا ہے۔ منہ کے اندر ایک خاص قسم کا زندہ ماحول فلورا (Flora) ہوتا ہے جو ایک لعاب کی صورت میں ہے۔ شراب کی وجہ سے اس ماحول کی قوت بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ مسوڑھوں میں زخم اور سوجن کی شکل میں نکلتا ہے۔ چنانچہ شراب کے عادی لوگوں کے دانت بہت تیزی سے خراب اور فرسودہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد خوراک کی نالی کی باری آتی ہے۔ شراب سے اس کی حفاظتی تہہ پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ گلے اور خوراک کی نالی کے کینسر کی ایک بڑی وجہ شراب نوشی ہے۔ جدید طب کے مطابق معدے کی تمام خطرناک بیماریاں شراب نوشی کی وجہ سے جنم لیتی ہیں۔ کثرتِ مے نوشی جگر کی مکمل بربادی کا ذریعہ ہے اور شراب کی وجہ سے بعض اوقات جگر کا فعل اچانک رک جاتا ہے۔ اس صورت میں ایک شرابی بے ہوشی ہی کی حالت میں مرجاتا ہے۔ جگر کے سلسلہ میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جس میں اس پر شراب کے نقصان دہ اثرات کا ثبوت نہ ملتا ہو۔

(ب)...... شراب پینے سے خون لے جانے والی نسیں سخت ہو جاتی ہیں جس سے فشارِ خون یعنی بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی شراب کی وجہ سے دل کی چربی کے ذرات جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ ثابت

ہو چکا ہے کہ عادی شرابی جگر کے افعال میں خلل کی وجہ سے ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے اپنے خاتمے کو پہنچتے ہیں۔ وہ شخص جو دل کے عارضہ میں مبتلا ہو، اس کے لئے شراب کا ایک قطرہ لینا بھی ایسا ہے جیسے اسے زندگی کی پروانہ رہی ہو۔

(ج)......شراب عصبی خلیوں کی باریک جھلی میں داخل ہو جاتی ہے اور اعصابی نظام کو روز بروز نقصان پہنچاتی رہتی ہے جس سے کئی قسم کی ذہنی اور اعصابی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بالخصوص شرابی ماں باپ کے بچے موروثی طور پر دماغی یا قلبی صدمے کا شکار ہوتے ہیں۔

(د)......شراب کی وجہ سے انسانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔

شراب کے ان نقصانات کی وجہ سے مغربی معاشرت دانوں نے بارہا اپنی حکومتوں کی توجہ اس جانب مبذول کروائی ہے کہ اگر شراب کا استعمال اسی طرح بڑھتا رہا تو ان ملکوں میں قومی جذبہ بالکل ختم ہو جائے گا۔

خنزیر اور جدید سائنس: قرآنِ کریم نے خنزیر کو نجس العین قرار دیا ہے۔ سائنس دانوں نے قرآنِ کریم میں سور کے گوشت کی ممانعت پر تحقیق کی تو وہ حیرت زدہ رہ گئے کہ قرآنِ کریم نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس کی حرمت کو اتنی شدت سے انہی مضرتوں کی وجہ سے بیان کیا ہے۔

مشہور جرمن سائنس دان ہائزک نے سور کے گوشت میں ایک عجیب قسم کی زہریلی پروٹین سٹوکسن کی نشاندہی کی ہے جو الرجی اور دمہ کو پیدا کرتی ہے۔ خنزیر کے گوشت میں گندھک (سلفر) ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے جوڑوں کی بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، ایک اور پریشان کن بیماری جو سور کے گوشت سے پیدا ہوتی ہے اسے "شیپ وائرس" کہتے ہیں، یہ وائرس انسانی پھیپھڑوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ سور کھانے والے سب سے مہلک جس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں وہ چنونے یا کیڑوں والی بیماری ہوتی ہے جسے ٹرا کینا کہا جاتا ہے۔ اس جانور کے گردوں کی سخت چربی کے باعث آنتوں میں ایک خاص قسم کے طفیلی کیڑے پیدا ہوتے ہیں جو انسانی زندگی کے لئے انتہائی خطرناک، مہلک اور جان لیوا ہیں۔

قرآنِ کریم جب سور کے گوشت کو حرام قرار دیتا ہے تو وہ بلا وجہ اس پر نکتہ چینی نہیں کر رہا بلکہ یہ فرمان ایک طرح سے انسانی صحت کے لئے ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ سور کے گوشت کے ان نقصانات کا وسیع طور پر علم ہو جانے کے باوجود اس کو متواتر کھایا جا رہا ہے۔ اس میں کچھ معاشی عوامل کو بھی دخل ہے مگر بہت جلد یہ چیز انسانی صحت کے لئے ایک خطرناک مسئلہ بن جائے گی۔ ان دو تین مثالوں سے آپ حضرات اندازہ فرما سکتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیات نے جدید سائنس کے مختلف پہلوؤں پر کس جامعیت سے روشنی ڈالی ہے۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

مقالہ برائے "پشاور فقہی کانفرنس" (منعقدہ ۱۱، ۱۲/ دسمبر ۲۰۰۴ء، زیر اہتمام المرکز الاسلامی (بنوں، سرحد)

☆......☆......☆